رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

ہفتہ میں تین بار — فی پرچہ ۱؎

The ALFAZL QADIAN.

نمبر ۳۴ | ۵ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۶ ستمبر ۱۹۳۴ء | جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۳ ستمبر بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ خان بہادر چودھری محمد دین صاحب ممبر کونسل آف سٹیٹ و ریونیو ممبر ریاست جے پور کی اہلیہ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کا ۱۰ ستمبر ایک مختصر علالت کے بعد بعمر ۵۸ سال جے پور میں انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نعش امرتسر تک ریل گاڑی میں اور پھر بذریعہ لاری ۱۲ ستمبر قادیان لائی گئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ ہمیں اس صدمہ میں جناب چودھری صاحب موصوف اور ان کے خاندان کے جملہ افراد سے دلی ہمدردی ہے۔ مرحومہ نے ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی اور نہایت اعلیٰ پایہ کی مخلص خاتون تھیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا میں انسان اسی واسطے آتا ہے۔ کہ آزمایا جائے

(فرمودہ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء)

صاحبزادہ مبارک احمد کی وفات پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں تو اس سے بڑا خوش ہوں۔ کہ خدا کی بات پوری ہوئی۔ گھر کے آدمی اس کی بیماری میں بعض اوقات بہت گھبرا جاتے تھے۔ میں نے ان کو جواب دیا تھا۔ کہ آخر نتیجہ موت ہی ہوتا ہے۔ یا کچھ اور ہے دیکھو ایک جگہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ادعونی استجب لکم یعنے اگر تم مجھ سے مانگو۔ تو قبول کروں گا۔ اور دوسری جگہ فرمایا ولنبلونکم بشیء من الخوف ..... الایۃ واولئک ھم المھتدون۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا کی طرف سے بھی امتحان آیا کرتے ہیں مجھے بڑی خوشی اس بات کی بھی ہے۔ کہ میری بیوی کے مونہہ سے سب سے پہلا کلمہ جو نکلا ہے۔ وہ یہی تھا۔ کہ انا للہ وانا الیہ راجعون اور کوئی نعرہ نہیں مارا۔ کوئی چیخیں نہیں ماریں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ دُنیا میں انسان اسی واسطے آتا ہے۔ کہ آزمایا جائے۔ اگر وہ اپنی منشاء کے موافق خوشیاں مناتا ہے۔ اور جس بات پر اس کا دل چاہے وہی ہوتا ہے۔ تو پھر ہم اس کو خدا کا بندہ نہیں کہہ سکتے۔ اسواسطے ہماری جماعت کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے دو طرح کی تقسیم کی ہوئی ہے۔ اس لئے اس تقسیم کے ماتحت چلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ایک حصہ تو اس کا یہ ہے۔ کہ وہ تمہاری باتوں کو مانتا ہے۔ اور دوسرا حصہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنی منواتا ہے۔ جو شخص ہمیشہ یہی چاہتا ہے۔ کہ خدا ہمیشہ اسی کی مرضی کے مطابق کرتا ہے۔ اندیشہ ہے۔ کہ شائد وہ کسی وقت مرتد ہوجائے۔" (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء)

تبلیغی رپورٹیں۔

بیرونی ممالک کے تبلیغی مشنوں کی ہفتہ وار ڈاک سے ضروری خبریں

حکمرانوں کو تبلیغ حق

حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ گولڈ کوسٹ افریقہ لکھتے ہیں۔ کہ تین باسنوں کے حکمران انگلینڈ جارہے تھے جنہیں ساحل سے ۳ میل دور جہاز پر جاکر تبلیغ کی اور عربی لٹریچر پیش کیا۔ ان کے انگریز انچارج کو بھی انگریزی لٹریچر دیا گیا۔ اور مسجد لنڈن میں جانے کی درخواست کی۔

قرآن کریم۔ حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا باقاعدہ درس دیا جاتا ہے۔ اس ہفتہ ۲۷۔ اصحاب داخل جماعت ہوئے ؛

لنڈن میں تبلیغ اسلام

مولوی محمد یار صاحب عارف وائیلٹی کے خط میں لنڈن سے لکھتے ہیں۔ گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے گناہوں سے بچنے کے طریق بیان کئے۔ اور ایک پادری صاحب سے جو مسجد میں آئے۔ دیر تک مذہبی گفتگو کرتے رہے۔ اتوار کے جلسہ میں میر عبدالسلام صاحب نے اسلامی طریق عبادت پر تقریر کی۔ اور سوالات کے جواب دیئے۔ میں نے بھی ایک تقریر اس موضوع پر کی۔ کہ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا۔ یہ تقریریں پبلک جلسہ میں ہوئیں۔ جس میں اڑھائی سو کے قریب سامعین تھے ؛

امریکہ میں تبلیغ اسلام

صوفی مطیع الرحمٰن صاحب مبلغ امریکہ اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں سینٹ لوئیس سے انڈیانا پلس گیا۔ اور دو لیکچر دیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں ہماری ایک جماعت ہے۔ جس کی بعض مخالفین سخت مخالفت کر رہے تھے احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے استقلال کے ساتھ ان کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور تبلیغ میں مصروف ہیں تبلیغی دورہ ختم کر کے اب شکاگو پہونچ چکا ہوں۔ نو مسلمین افتتاح مسجد کی تیاریاں کر رہے ہیں

میں احمدی دوست متفرق اور منتشر تھے۔ انہیں منظم کر کے کام شروع کیا گیا ہے۔ اس جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۹ اصحاب داخل سلسلہ ہوئے [illegible]

لیگوس میں احمدیت کی ترقی

امام قاسم صاحب آراجو سے لیگوس سے پانچ اصحاب کی درخواست ہائے بیعت ارسال کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ تبلیغ کا کام بدستور جاری ہے۔ احباب جماعت بھی دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں۔ مسجد کے مقدمہ کے متعلق عدالت کے احکام کے مطابق فریق مخالف نے مقدمہ کے اخراجات ہمیں ادا کر دیئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ اپنے دور افتادہ بھائیوں کی روحانی ترقیات اور مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کرتے رہیں ؛

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری ہدایات

برادران! یوم التبلیغ کا اعلان آپ نے "الفضل" میں ملاحظہ کر لیا ہوگا اس کے متعلق مندرجہ ذیل ہدایات کو مدنظر رکھا جائے۔ اور اس کے لئے ابھی سے انتظام شروع کر دیا جائے ؛

۱۔ اپنے اپنے رشتہ داروں میں تبلیغ کی جائے۔ اگر کسی کا کوئی رشتہ دار غیر احمدی نہ ہو۔ تو کسی دوسرے دوست کے ساتھ مل کر اس کے رشتہ داروں میں تبلیغ کی جائے ؛

۲۔ اگر ایک گاؤں سارا احمدی ہے۔ اور اس گاؤں کے نزدیک ان کے رشتہ دار بھی نہیں ہیں۔ تو کسی دوسرے گاؤں کے احمدیوں کے ساتھ مل کر ان کے رشتہ داروں میں تبلیغ کرنی چاہیئے۔ اس اصل کے مطابق تمام جماعتوں کو پہلے سے پروگرام بنا لینا چاہیئے۔

۳۔ قادیان کے ارد گرد کی جماعتیں بھی اطلاع دیں۔ تاکہ قادیان کے لوگ ان کے پاس پہونچکر ان کے رشتہ داروں میں تبلیغ کر سکیں ؛

(ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

خریداران "الفضل" کو اطلاع

نمبر ۳۱ "الفضل" ۱۶۰ خریداروں کے نام وی۔ پی کیا گیا تھا۔ یہ وی۔ پی ۸ ستمبر بارہ بجے ڈاک خانہ میں پیش کئے گئے۔ جو ۱۳ ستمبر تک روانہ ہوئے۔ وی۔ پی کے اتنے دن رکے رہنے کی وجہ سب پوسٹ ماسٹر صاحب نے یہ بتائی۔ کہ ہمارے دو کلرک بیمار ہیں۔ پس جن خریداروں کو نمبر ۳۱ نہیں ملا۔ اب ان کی شکایت رفع ہو چکی ہوگی۔ نمبر ۳۳ کا ٹائٹل آدھا چھپ چکا تھا۔ جو تیمر اڑ گیا۔ اور شام کو چھپ سکا۔ اس لئے بقیہ دوسرے روز روانہ ہو سکا۔ (مینیجر الفضل)

احمدی جماعتوں کے جلسے

۱۔ جماعت احمدیہ سمبڑیال کا جلسہ سالانہ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶ ستمبر کو مقرر ہوا ہے۔ ارد گرد کی جماعتیں مبلغین کے مواعظ حسنہ سے مستفیض ہوں ؛

۲۔ جماعت احمدیہ شملہ کا جلسہ ۱۵۔ ۱۶ ستمبر ہے ؛

۳۔ جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے ۱۷ تا ۲۰ ستمبر کو اپنا جلسہ مقرر کیا ہے۔ ارد گرد کی جماعتیں فائدہ اٹھائیں ؛

۴۔ جماعت احمدیہ خوشاب کا جلسہ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰ ستمبر کو ہوگا ؛

۵۔ جماعت احمدیہ چونڈہ۔ ضلع سیالکوٹ کا جلسہ ۲۹۔ ۳۰ ستمبر کو ہوگا ؛

۶۔ درگانوالی ضلع سیالکوٹ کا مناظرہ ۲۲۔ ۲۳ ستمبر کو ہوگا ؛

۷۔ نارووال ۲۲۔ ۲۳ ستمبر مناظرہ ہوگا ؛

(ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

"مصباح" کا تبلیغی نمبر

۳۰ ستمبر یوم التبلیغ ہے۔ اور حسب معمول "مصباح" (یکم اکتوبر) تبلیغی نمبر شائع ہوگا۔ جس میں رد دلائل حیات مسیح۔ اثبات وفات مسیح حضرت مرزا صاحب کی مجددیت۔ مہدویت۔ مسیحیت کے دلائل قرآن مجید و حدیث سے ہونگے۔ قیمت ۱۶ پرچے ایک روپیہ۔ ۹ پرچے ۸ آنہ۔ پانچ پرچے ۴ آنہ۔ محصولڈاک ایک پیسہ فی پرچہ الگ۔ ایک روپیہ سے کم کے لئے ٹکٹیں بھیجدیں۔ ۲۵ ستمبر تک مصباح تیار ہوگا۔ مینیجر اخبار مصباح قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب ؛

حضرت مسیح موعود کی ایک کتاب کا انگریزی ترجمہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایمان پرور تصنیف نجم الہدیٰ کا ترجمہ بزبان انگریزی The Lode Star کے نام سے جناب خانصاحب چوہدری ابو الہاشم خان صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی بنگال۔ ایجوکیشن سروس نے کیا ہے۔ حضور علیہ السلام کی کسی تصنیف کی تعریف کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ اور جناب چوہدری صاحب کی انگریزی دانی بھی کسی تعارف کی محتاج نہیں مختصر یہ کہ یہ کتاب نورٌ علیٰ نور ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۳۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۵ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

کیا ہندوستان صرف ہندوؤں کیلئے ہے؟

ریاست مانگرول میں ذبیحہ گائے پر بندش عائد کرانے کے لئے جب ایک پنڈت نے فاقہ کشی شروع کی۔ اور ہندو اخبارات نے اسے اس لغو حرکت سے باز رکھنے کی بجائے اس کی حمایت شروع کر دی۔ اور عام شورش کے پیدا ہونے کی دھمکیاں دینے لگے۔ تو ہم نے لکھا۔ کہ جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ مانگرول کے سارے علاقہ میں ہندوؤں کا کوئی خاص تیرتھ نہیں ہے۔ اور اس سرزمین سے انہیں کوئی مذہبی وابستگی حاصل نہیں ہے۔ لیکن اس کی بجائے ہندوستان میں اور کئی ایک ایسے مقامات ہیں جنہیں ہندو نہایت ہی مقدس تیرتھ سمجھتے ہیں۔ ہر سال لاکھوں ہندو مذہبی عقیدت سے وہاں جمع ہوتے۔ اور اپنے رنگ میں عبادات بجا لاتے ہیں۔ مگر وہاں روزانہ گائیں ذبح ہوتی۔ اور سر بازار ان کا گوشت بکتا ہے۔ مثلاً متھرا اور بنارس کو بطور مثال پیش کیا جاسکتا ہے۔ مگر ان مقامات میں گائے ذبح کرنے کے خلاف کبھی کسی کو خیال نہیں آیا۔

اس کے متعلق کسی ہندو اخبار نے یہ تو نہیں بتایا کہ انگریزی علاقہ میں وہ مقامات جنہیں ہندو اپنے مقدس تیرتھ سمجھتے ہیں۔ اور جہاں روزانہ گائیں ذبح ہوتی ہیں۔ وہاں کیوں ہندو "گئو بدھ" کے خلاف اندولن نہیں کرتے اور کیوں فاقہ کشی کے ذریعہ گائے کا ذبح ہونا بند نہیں کرا دیتے۔ البتہ اخبار "آریہ گزٹ" (۶ ستمبر) نے سرزمین مانگرول سے اپنی مذہبی وابستگی کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:۔

"ہندوؤں کے لئے یہ لکھنا کہ اس سرزمین سے انہیں کوئی مذہبی وابستگی حاصل نہیں ہے۔ واقعات کے سراسر خلاف ہے۔ میاں صاحب ہندوؤں کو تو بھارت ورش کے چپے چپے سے دھارمک وابستگی ہے۔ ان کو ہندوستان سے باہر کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ یہ تو اس بھومی کو اپنی پتری۔ اور جنیہ بھومی مانتے ہیں"۔

مگر یہ ہماری تحریر کا جواب نہیں۔ بلکہ اس کی تائید ہے جب ہندوؤں کو بھارت ورش کے چپہ چپہ سے دھارمک یعنی مذہبی وابستگی ہے۔ اور وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ چپہ چپہ پر روزانہ گائیں ذبح ہوتی ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہ ہر جگہ فاقہ کشی نہیں کرتے — اور کیوں اس کے لئے صرف ریاست مانگرول کو منتخب کیا گیا۔

ہاں ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ ہندو چاہتے یہی ہیں۔ کہ بھارت ورش کے چپہ چپہ سے گائے کشی کو جس طرح ممکن ہو روک دیں۔ یا تو گائے کا گوشت کھانے والوں کو ہندوستان سے نکال دیں۔ یا ان پر ایسا غلبہ اور تصرف حاصل کریں۔ کہ وہ ان کی اجازت اور منظوری کے بغیر کچھ کھا پی بھی نہ سکیں۔

گائے کی تقدیس کے پردہ میں ہندوؤں کی یہ خواہش معمولی سے معمولی ہندو سے لے کر گاندھی جی تک میں یکساں طور پر پائی جاتی ہے۔ چنانچہ سابقہ طریق عمل کے علاوہ گاندھی جی نے جس رنگ میں مانگرول کے خلاف فاقہ کشی کرنے والے پنڈت کی حمایت کی اس سے بھی یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے۔ اور کئی ایک منہ پھٹ ہندو تو صاف اور کھلے الفاظ میں کئی بار اس کا اظہار کر چکے ہیں۔ حال ہی میں یو۔ پی کے ایک مسلمان اخبار نے ہندوؤں کی اسلام کش سرگرمیوں کو دیکھ کر جب "ہندو راج" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا۔ اور بتایا۔ کہ اس صوبہ میں ہندوؤں کا کامل راج ہو کر رہے گا۔ اور مسلمان ختم ہو جائیں گے۔ تو اس پر ایک ہندو نے صاف صاف لکھ دیا۔ کہ

"آپ نے جو کچھ لکھا خوب لکھا۔ وہ ٹھیک ہے میں آپ کی راستبازی کی قدر کرتا ہوں۔ کہ آپ نے اس کو تسلیم کر لیا۔ کہ یو۔ پی میں ہندو راج ہو کر رہے گا۔ اور مسلمان اگر یو۔ پی میں رہیں۔ تو ہمارے ماتحت ہو کر رہیں۔ ورنہ عرب یا ترکستان چلے جائیں۔ آپ کا یہ کہنا بالکل ٹھیک ہے۔ کہ ہم مسلمانوں سے اتحاد نہیں کر سکتے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ جو مورتی پوجا کے دشمن ہوں۔ اور گئو کا مانس کھاتے ہوں۔ ان سے کوئی دھرماتما میل ملاپ نہیں رکھ سکتا"۔

اس کے بعد ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جو ہندو مسلم اتحاد کے نمائشی دعوے دار ہیں۔ لکھا ہے۔

"پولیٹیکل لیڈر جو ہندو مسلم ملاپ کا دم بھرتے ہیں وہ ایک پولیٹیکل بات ہے۔ ورنہ ہندوستان میں ہندوؤں کے سوا کسی کی حکومت نہ ہو سکتی ہے۔ نہ ہو گی۔ یہ ہمارا ملک ہے۔ آپ لوگوں نے زبردستی اس پر قبضہ کر لیا۔ اب انگریزوں کی مدد سے ہم پھر اس پر اپنی حکومت جما رہے ہیں اور یہ ہندو راج قائم ہو کر رہے گا۔ چاہے کوئی کتنا ہی واویلا کرے"۔

ہندو راج ہندوستان میں جب قائم ہو گا۔ دیکھا جائے گا۔ مگر یہ تو ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں کے دلوں میں مسلمانوں اور دیگر اقوام کے متعلق جو بغض بھرا ہوا ہے۔ وہ کبھی اہل ہند کو متحد نہ ہونے دے گا۔ اور ہمیشہ مسلمانوں کو ہندوؤں کی طرف سے خطرہ میں مبتلا رکھے گا۔ متعصب اور کینہ ور ہندوؤں کو چھوڑ اگر ان ہندوؤں کے ہی دل صاف ہوں۔ جو ہندو مسلمانوں کے پولیٹیکل اتحاد کی ضرورت ظاہر کرتے ہیں اور وہ مسلمانوں کو آئندہ خطرات کے متعلق اطمینان دلانا چاہیں۔ تو یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ وہ نہ صرف ان کے مطالبات پورے کر کے بلکہ ان میں بہت کچھ اضافہ کر کے بھی کسی قسم کے گھاٹے میں نہیں رہ سکتے۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ ہندو مسلم اتحاد کا خواب آج بھی اسی طرح تعبیر طلب ہے۔ جس طرح آج سے کئی سال قبل تھا۔ ان حالات میں کیونکر ممکن ہے۔ کہ مسلمان ان خطرات کو نظر انداز کر دیں۔ جو ہندو پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اس میں شک نہیں۔ کہ مسلمان عام طور پر ہندوؤں کے خطرناک ارادوں سے واقف ہو چکے ہیں۔ اور وہ ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ مسلمان اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے اور اپنے حقوق کی حفاظت کرنے کی طاقت پیدا کریں لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض لوگ نہایت ادنےٰ اور ذلیل سی ذاتی اغراض کے ماتحت یہ گوارا نہیں کرتے۔ کہ تمام کے تمام مسلمان عقائد کے اختلاف کے باوجود اپنے سیاسی اور ملکی مفاد کی خاطر ایک محاذ پر جمع ہو جائیں اور متحدہ طور پر مخالف طاقتوں کا مقابلہ کریں۔ سمجھدار اور دور اندیش مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ ایسے لوگ جو مسلمانوں کے اتحاد میں رخنہ اندازی کریں۔ اور کسی قسم کا فتنہ پیدا کرنا چاہیں ان کی کسی رنگ میں حوصلہ افزائی نہ کریں۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو۔ ان پر واضح کر دیں۔ کہ ان کا طریق عمل کسی غیرت اور سمجھدار مسلمان کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے۔ مسلمان اسوقت نہایت ہی نازک حالات میں سے گزر رہے ہیں۔ غیر مسلم بغیر اس امتیاز کے کہ کوئی حنفی ہے یا اہلحدیث۔ احمدی ہے یا شیعہ تمام مسلمانوں کو نقصان پہونچانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور سب کو اپنا محکوم بنائے رکھنا چاہتے ہیں۔ ایسی حالت میں مسلمانوں کی اندرونی کشمکش اور تفرقہ اندازی جس درجہ انہیں نقصان پہنچا سکتی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔

مسٹر گابا کے خلاف فتویٰ

مسٹر کے ایل گابا نے جب مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ تو مسلمانوں کے ہر حلقہ کی طرف سے ان کا بسرت خیر مقدم کیا گیا۔ اس کے بعد چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ وہ اسلام کے متعلق اپنی واقفیت بڑھاتے۔ اور عملی رنگ میں اسلامی برکات حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ جب دُنیوی علوم کے حصول کے لئے وہ کئی سال تک محنت و مشقت کرتے رہے تھے تو یہ کیونکر ممکن تھا۔ کہ دینی تعلیم کے متعلق ان کا صرف مسلمان ہونے کا اعلان کر دینا ہی کافی ہوتا ۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ انہوں نے اس طرف توجہ کرنے کی بجائے اپنے لئے دُوسرا رستہ تجویز کیا۔ اس کے لئے سب سے پہلی لغزش تو ان سے یہ سرزد ہوئی۔ کہ ایسے لوگوں کو انہوں نے اپنا سہارا بنایا۔ جو مسلمانوں میں شرارت اور فتنہ انگیزی کی وجہ سے بدنام ہیں۔ اور جنہیں شرفاء میں قطعاً قدر و عزت حاصل نہیں ہے۔ اس کے بعد انہی کے رنگ میں گابا صاحب رنگے جانے لگے۔ اور ایک ہی چھلانگ میں منصب افتاء پر جا بیٹھے۔ چنانچہ ۷ ستمبر کے "زمیندار" میں انہوں نے اپنے لئے یہ دعوےٰ کافی نہ سمجھتے ہوئے کہ "میں صحیح عقائد کا مسلمان ہوں"۔ اس کے ساتھ یہ اضافہ کرنا بھی ضروری سمجھا۔ کہ "میں مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کو ان کے جھوٹے دعاوی کی رُو سے مرتد۔ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ اور اسی طرح ان کے مریدوں کو خواہ وہ اندلسی ہوں یا دمشقی کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"۔

گابا صاحب کی صحیفین غالباً ابھی تک تنا بھی معلوم نہیں۔ کہ عقائدِ اسلام کیا ہیں۔ اور جن کی اسلامی تعلیم کے متعلق واقفیت صفر کے برابر ہے۔ یہ دیدہ دلیری نہایت ہی افسوسناک ہے۔ کہ انہوں نے ایک تعلیم یافتہ۔ اور روشن خیال مذہبی جماعت کے بانی کے متعلق اس قسم کے دل آزار الفاظ استعمال کئے۔ مگر لطف یہ ہے۔ کہ اس نامعقول طریق سے جن لوگوں پر انہوں نے اپنا "صحیح عقائد کا مسلمان" ہونا ظاہر کرنا چاہا۔ ان کی بھی تسلی نہ کر سکے۔ چنانچہ گابا صاحب کے فتوے کی سیاہی ابھی خشک بھی نہ ہوئی تھی۔ کہ ان کے خلاف لاہور کی مسجدوں کے اماموں اور دوسرے اشخاص کی طرف سے فتوےٰ شائع ہو گیا۔ انہیں شاتم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قرار دے کر ان کے خلاف زیادہ سے زیادہ زور کے ساتھ صدائے احتجاج بلند کرنے کی تلقین کی گئی ۔ اور اسمبلی میں مسلمانوں کی نمائندگی کرنے کے قطعاً ناقابل ٹھیرایا گیا۔

اس سے گابا صاحب پر واضح ہو گیا ہو گا۔ کہ انہوں نے اٹھتے ہی جس وادئی خاردار میں قدم رکھے ہیں۔ اس میں ان کا قدم زن ہونا اتنا آسان نہیں۔ جتنا انہوں نے سمجھا۔ نیز ان کے حامیوں کو بھی معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ فتوے بازی کا جو ہتھیار انہوں نے ملکی اور سیاسی معاملات میں استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ وہ ان کے خلاف بھی استعمال کرنے والے لوگ موجود ہیں۔

عدم تشدد کے دعویداروں کے ارادے

حال ہی میں کمانڈر انچیف افواج ہند نے کونسل آف سٹیٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ انگریزوں نے ہندوستان کو تلوار سے فتح کیا۔ اور تلوار کے زور سے ہی اس پر حکمران ہیں۔ پالیٹیشن جو گدے دار کرسیوں پر بیٹھکر فوجی افسروں کی کارگزاریوں پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ انہیں ایسا کرنے کا کیا حق ہے۔ یہ نہایت ناموزوں الفاظ تھے۔ اور ان کی ناموزونیت کا اعتراف خود کمانڈر انچیف نے انہیں واپس لے کر کر لیا۔ مگر ان سے ان لوگوں کو اپنے دلی ارادوں کے اظہار کا موقعہ مل گیا۔ جو عدم تشدد کے حامی کہلاتے۔ اور پُر امن جنگ کرنے کے دعویدار ہیں۔ چنانچہ اخبار "پرتاپ" (۹ ستمبر) لکھتا ہے:۔

"انگریز توپ اور بندوق کے زور سے ہندوستان پر حکومت کر رہے ہیں مگر یہ کوئی ایسی بات نہیں جس پر وہ فخر کر سکیں اس کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ وہ ہندوستانیوں کے دلوں کے مالک نہیں۔ اور جس وقت بھی ہندوستانیوں کو توفیق حاصل ہوئی۔ وہ ان کے قبضہ سے نکلنے کی کوشش کرینگے"۔

توفیق سے مراد توپ اور بندوق کی طاقت ہی ہے اور اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ اس وقت عدم تشدد کا دعویٰ محض اس لئے کیا جاتا ہے۔ کہ بزور مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہے اور اس پردہ میں اس قسم کی طاقت حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جب صورت حالات یہ ہے۔ تو حکومت اپنی حفاظت کے لئے اور ملک کو شورش سے بچانے کے لئے ہر قسم کے انتظامات کرنے میں بالکل حق بجانب ہے۔ پھر انقلاب پسند یہ شور کیوں مچاتے ہیں۔ کہ حکومت تشدد سے کام لے رہی ہے۔

ست دھرم کا بانی جیل میں

آتمانند جو "ست دھرم" کا بانی کہلاتا تھا۔ ایک عرصہ سے مختلف رنگوں میں نمودار ہو رہا تھا۔ ابتداء میں اس کے بعض مضامین جو ہندو دھرم کے متعلق تھے۔ "الفضل" میں بھی شائع کئے گئے۔ لیکن جب معلوم ہوا۔ کہ اس کی غرض تحقیق نہیں۔ بلکہ دُوسروں کی دل آزاری ہے۔ تو ہم نے اس کے مضامین کی اشاعت بند کر دی ۔ اس پر وہ جماعت احمدیہ کے خلاف آریہ اخباروں میں نہایت دل آزار مضامین لکھنے لگا۔ اور اخبار "اہلحدیث" بھی بڑے فخر سے اس کے مضامین احمدیت کے خلاف شائع کرتا رہا حتےٰ کہ اس وقت بھی شائع کرتا رہا۔ جب آریہ اخباروں میں آتمانند اسلام کے خلاف بدگوئی کر رہا تھا۔ اس شخص کے متعلق کاٹھ گودام کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ۵ ستمبر کو اسے اپنے نئے مذہب ست دھرم کے اصُول کی پابندی کی بنا پر کسی سے قرض لے کر نہ دینے کے جرم میں جیل خانہ بھیجدیا گیا ہے۔

دراصل ایسے لوگ جن کی غرض مذہب کی آڑ میں نفس پروری اور فتنہ انگیزی ہوتی ہے۔ ان کے نمائشی چہرہ سے اسی دُنیا میں نقاب اُتر جاتا ہے۔ اور وہ اصلی شکل میں لوگوں کے سامنے آجاتے ہیں۔ آتمانند نے اپنی درشت کلامیوں۔ اور بدزبانیوں سے مختلف مذاہب کے لوگوں کی دلآزاری کرنا اپنا بہت بڑا کارنامہ سمجھا۔ اور یہ خیال کیا۔ کہ اس طرح وہ ذاتی فائدہ حاصل کر سکے گا۔ لیکن آخر اس کی اخلاقی حالت کا پردہ فاش ہو گیا۔ اور وہ کیفر کردار کو پہونچ گیا۔

ایک یورپین نومسلم کی خدماتِ اسلام

تبلیغی لیکچروں کا انتظام و اہتمام

خدا تعالےٰ کے فضل سے انگلستان ایسے مادہ پرست ملک میں احمدیہ مشن لنڈن کے ذریعہ ایسے ایسے مخلص انگریز نومسلم پیدا ہو رہے ہیں۔ جو اسلام قبول کرنے کے بعد اشاعت اسلام میں اپنا وقت اور محنت صرف کرنا باعث فخر سمجھتے ہیں۔ ایسے ہی اصحاب میں سے ایک نومسلم مسٹر مبارک احمد صاحب فیو لنگ ہیں۔ جماعت احمدیہ لنڈن نے تبلیغ اسلام کے متعلق جو سکیم تیار کی ہے۔ اس میں انہیں ایک نہایت ذمہ واری کا کام دیا گیا ہے۔ یعنی مختلف سوسائٹیوں میں تبلیغی لیکچروں کا انتظام کرنا۔ اور ان کے لئے لیکچرار مہیا کرنا یہ کام وہ بڑی محنت اور کوشش سے کر رہے ہیں۔ جیسا کہ اس رپورٹ سے ظاہر ہے۔ جو انہوں نے ماہ جون کے متعلق ارسال کی ہے۔ اور اسی اخبار میں صفحہ آٹھ پر درج کی گئی ہے۔

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

"آخری فیصلہ" دُعاءِ مُباہلہ ہے

۱۹ اگست ۱۹۳۴ء کے "الفضل" میں "جملہ جبریہ اور مولوی ثناء اللہ صاحب" کے عنوان سے میں نے ایک نوٹ لکھا تھا۔ جس میں ثابت کیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فقرہ کہ "اگر میں کذاب اور مفتری ہوں۔ تو آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔" مباہلہ کی صورت سے۔ مقید ہے۔ مطلق نہیں ہے۔ اس کے ثبوت میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریریں اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے اقوال پیش کئے تھے۔ جن سے بصراحت معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دعاء مباہلہ ہے۔ یکطرفہ دُعا نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی ضمناً میں نے یہ بھی لکھا تھا۔ کہ اس بات کو میں نے بمقام امرت سر ۲۶ مئی ۱۹۳۴ء کے مناظرہ میں بھی پیش کیا تھا۔ جسکا مولوی ثناء اللہ صاحب نے آخر دم تک کوئی جواب نہ دیا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی پریشان حالی

اس کے جواب میں مولوی صاحب نے جو خامہ فرسائی کی ہے۔ وہ ان کی خرہ باختگی اور پریشان حالی کا پورا ثبوت ہے لکھتے ہیں۔ "مولوی (جلال الدین) صاحب نے یہ تو غلط کہا۔ کہ میں نے جلسہ مناظرہ میں جواب دیا تھا۔ ہرگز نہیں دیا تھا۔" میری طرف سے اس کا پہلا جواب تو یہ ہے۔ کہ میں اس بارے میں مولوی صاحب کو معذور سمجھتا ہوں۔ کیونکہ وہ خود لکھ چکے ہیں "بوڑھے جلدی بھول جاتے ہیں" (تفسیر ثنائی جلد ۲ صفحہ ۲۲) پس اگر بڑھاپے میں وہ بھول گئے ہوں۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اور اگر بھولے نہیں۔ تو ضرور انہوں نے اس نظریہ کو کہ "جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان کو بھی عمر ملتی ہے۔" صحیح ثابت کرنے کے لئے ایسا لکھا ہے۔ بہرحال جو کچھ ہو۔ دونوں باتیں قابلِ افسوس ہیں۔

دُعاء مُباہلہ

میں نے اپنے دعوے کی تائید میں جو دلیل پیش کی تھی۔ مولوی صاحب نے اسے چھوا تک نہیں۔ چونکہ اس کو توڑنا آسان کام نہ تھا۔ اس لئے آپ نے صرف یہ کہکر اپنے ناظرین کو دھوکہ میں رکھنے کی کوشش کی ہے۔ کہ بتاؤ۔ اس میں مباہلہ کا لفظ کہاں ہے۔ چنانچہ اپنے مخصوص عامیانہ انداز میں لکھتے ہیں۔ "کیا اچھا ہو۔ کہ اس اعلان کو بغور دیکھ کر مباہلہ کے لفظ پر نشان لگا رکھو۔ کیونکہ وہاں پوچھا جائیگا۔ کہ اس میں مباہلہ کا لفظ کہاں ہے۔" (اہلحدیث ۳۱ اگست ۱۹۳۴ء) حالانکہ خود مولوی صاحب کو مسلم ہے۔ جیسا کہ وہ اپنے رسالہ مباحثہ لدھیانہ میں لکھ چکے ہیں۔ کہ "علم بیان میں ایک مضمون مختلف عبارات اور مختلف اشاروں سے ادا کیا جاتا ہے۔ مضمون ادا کرنے والے کو کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ تم نے اس طریق سے کیوں ادا نہیں کیا۔ کیونکہ ایک مضمون مختلف الفاظ میں ادا ہو سکتا ہے۔"

پس یہی بات اس اعلان آخری فیصلہ کے متعلق کہی جا سکتی ہے۔ فریقین کی تحریریں اس بات پر دال ہیں۔ کہ یہ ایک طریق فیصلہ اور دعائے مباہلہ ہے۔ اس میں آپ کو مقابلہ پر بلایا گیا ہے۔ اگر مُباہلہ کی دعا نہ تھی۔ تو آپ کو کیوں مدعو کیا گیا

مُباہلہ کا اعلان

دوسرے اس اشتہار کا عنوان ہی بتا رہا ہے۔ کہ یہ مباہلہ کا اعلان ہے۔ کیونکہ مخالفین کے ساتھ "آخری فیصلہ" مباہلہ ہی ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب خود اقرار کر چکے ہیں۔ کہ

"ایسے لوگوں کو جو کسی دلیل کو نہ جانیں۔ کسی علمی بات کو نہ سنیں۔ بغرض بدرا بدر باید رسانید کہہ دے۔ کہ آؤ۔ ایک آخری فیصلہ بھی سنو۔ ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اپنی بیٹیاں اور تمہاری بیٹیاں اپنے بھائی بند نزدیکی اور تمہارے بھائی بند نزدیکی بلائیں۔ پھر عاجزی سے جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔ خدا خود فیصلہ کر دے گا۔" (تفسیر ثنائی جلد ۲ صفحہ ۳۲)

پس جس چیز کا نام مولوی صاحب نے اس عبارت میں "آخری فیصلہ" رکھا ہے۔ اسی کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو دعوت دی تھی۔ جسے آپ نے نامنظور کر دیا۔ اور مُباہلہ نہ ہوا۔ ورنہ اشتہار میں مباہلہ کی دعا شائع کر دی گئی تھی۔ جس طرح نجران کے عیسائی مباہلہ سے گریز کر گئے۔ اسی طرح مولوی صاحب نے انکار و فرار کر کے نصاریٰ کی سنت پر عمل کیا۔ حالانکہ آیت میں مضمون مُباہلہ بیان کر دیا گیا تھا۔

چیلنج مُباہلہ

پھر اس اشتہار میں لفظ مباہلہ نہ ہونے کے باوجود اس کے اشتہار مباہلہ ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ مولوی صاحب کے چیلنج مباہلہ کے جواب کے سلسلہ میں لکھا گیا ہے۔ جو اخبار اہلحدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء میں انہوں نے شائع کیا۔ اور وہ یہ ہے۔

"مرزائیو سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدان عیدگاہ امرت سر تیار ہے۔ جہاں تم ایک زمانہ میں صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کر کے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو۔ ... انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے۔ کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو۔ سب امت کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔"

مولوی صاحب کے اس چیلنج مباہلہ کو پہلے اخبار بدر مورخہ ۴ اپریل ۱۹۰۷ء میں منظور کیا گیا۔ اور چونکہ حضور کی طرف سے مولوی صاحب کے چیلنج کو منظور کرتے ہوئے ایک صورت مباہلہ کی یہ بھی بیان کی گئی تھی۔ کہ جب ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ جائے گی۔ تو اس کا ایک نسخہ مولوی صاحب کو بھیجا جائیگا۔ تا وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لیں۔ اور اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی شائع ہوگا۔ جس میں ہم یہ ظاہر کر دیں گے۔ کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے۔ اور اسی اشتہار میں ہم اول قسم کھالیں گے پھر اس کے مقابلہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کتاب اور اس اشتہار کو پڑھ کر قسم شائع کر دیں گے۔ لیکن قبل اس کے کہ مولوی صاحب کی طرف سے اس کا جواب شائع ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ کی مشیت کے ماتحت مباہلہ کی دُعا بعنوان "مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" شائع کر دی۔ اور مولوی صاحب سے یہ مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ اس طریق مباہلہ کو منظور کریں۔ تا روز کا جھگڑا ختم ہو کر فیصلہ ہو جائے

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تلون مزاجی

چونکہ مولوی صاحب کی تلون مزاجی کا حضور کو تجربہ ہو چکا تھا۔ اور آپ جانتے تھے۔ کہ وہ ایک بات پر قائم نہیں رہتے۔ اگر لوگوں کے کہنے سننے سے ایک وقت مباہلہ پر آمادگی کا اظہار کرتے ہیں۔ تو دوسرے وقت جب فریق ثانی کی طرف سے منظوری کا اظہار ہوتا ہے۔ تو اپنی بزدلی کی وجہ سے جھٹ انکار کر جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ میرا یہ مطلب نہ تھا وغیرہ جیسا کہ اخبار بدر ۱۸ اپریل ۱۹۰۷ء میں جب ان کے چیلنج مباہلہ کو منظور کیا گیا۔ تو فوراً انکار کر دیا۔ ان وجوہات کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا انکار پہنچنے سے پہلے ہی اپنی طرف سے دعاء مباہلہ بعنوان "مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" شائع کر دی۔ کیونکہ انکار پہنچنے کے بعد ایسی دعا شائع کرنے کے کوئی معنے نہ تھے۔ اور اس دعاء مباہلہ کے اس طرح شائع کرنے سے منشاء یہ تھا۔ کہ تا دنیا پر ظاہر ہو جائے۔ کہ کون حق پر ہے۔ اور باطل پر کون۔ کیونکہ اس کے بعد دو ہی صورتیں

ہوسکتی ہیں۔ ایک یہ کہ مولوی صاحب اس طریق فیصلہ کو منظور کرتے۔ دوسری یہ کہ انکار کرتے۔ منظور کرنے کی صورت میں ضرور مولوی صاحب ایک سال کے اندر فوت ہو جاتے اور انکار کی صورت میں اپنے عدم ایمان اور بزدلی کا ثبوت دیتے۔ اور بقول خود جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان کو لمبی عمر ملتی ہے۔ اس کے مصداق ہوتے۔ چنانچہ آپ نے یہ لکھ کر کہ "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں" اپنے عدم ایمان اور بزدلی پر مہر تصدیق ثبت کر کے بقول خود مسیلمہ کذاب کے مثیل بنکر "جھوٹے دغاباز نافرمان" ثابت ہوئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں صورتوں میں صادق ٹھہرے ۔

پس اس اشتہار میں جو جملات خبریہ ہیں۔ وہ مباہلہ کی صورت سے مقید ہیں۔ اور انہی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کی آیت یستنبؤنک أحق ھو قل ای و ربی الخ لکھی ہے۔ کہ یہ بات خدا کی قسم بالکل حق ہے۔ کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس طریق فیصلہ کو منظور کر لیا۔ تو ضرور وہ پہلے مریں گے۔ اور اگر نہ کیا۔ تو مسیلمہ کذاب کے مثیل ہوں گے۔ چونکہ مولوی صاحب مقابلہ پر نہ آئے۔ اس لئے مباہلہ منعقد نہ ہوا۔ اور خدا کا مسیح مثیل محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے الہامات کے مطابق اپنی طبعی موت سے اس دار فانی سے فردوس بریں کی طرف کوچ کر گیا اور اپنے پیچھے مسیلمہ کذاب کے مثیل کو چھوڑ گیا۔

طریق فیصلہ کا اقرار

اس بات کا ثبوت کہ یہ اعلان (آخری فیصلہ) مباہلہ کا ایک طریق تھا۔ جس کی طرف مولوی ثناء اللہ صاحب کو بلایا گیا تھا۔ مولوی صاحب کے متعلق یا حضور کی اپنے متعلق یکطرفہ دعا نہ تھی۔ یعنی یہ نہ تھا کہ فریقین خواہ اسے منظور کریں۔ یا نہ کریں۔ ضرور جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے گا۔ یہ ہے۔ کہ خود مولوی صاحب نے اسے طریق فیصلہ تسلیم کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں۔

"مرزائیو تمہارا گرو اور تم کہا کرتے ہو۔ کہ مرزا صاحب منہاج نبوت پر آئے ہیں کسی نبی نے بھی اس طرح اپنے مخالفوں کو اس طریق سے فیصلہ کرنے کی طرف بلایا ہے"

پس مولوی صاحب کا یہ اپنا اقرار ہے۔ کہ آخری فیصلہ والے اشتہار میں انہیں ایک طریق فیصلہ کی طرف بلایا گیا ہے یقطعی فیصلہ نہیں۔ کہ ضرور جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے گا بلکہ یہ ایک فیصلہ کا طریق تھا۔ جسے اگر مولوی صاحب منظور کر لیتے۔ تو اس کے مطابق فیصلہ ہو جاتا۔

چند سوالات

اگر ہمارا یہ دعوے صحیح نہیں۔ بلکہ بقول مولوی صاحب یہ ایک یکطرفہ بددعا تھی۔ کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے گا اور فریق ثانی کی منظوری یا عدم منظوری سے اس کا کوئی تعلق نہ تھا۔ تو مولوی صاحب ہمارے مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیں۔ اور اپنے آپ کو راستباز ثابت کریں۔

۱۔ آپ نے اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں لکھا ہے۔ "اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی۔ اور بغیر میری منظوری کے اسے شائع کر دیا۔"

فرمایئے اگر اشتہار آخری فیصلہ یکطرفہ بددعا تھی۔ تو آپ سے منظوری لے کر شائع کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اور آپ کو اس اعتراض کے کرنے کا کیا حق تھا۔ کہ بغیر میری منظوری کے اسے شائع کر دیا۔

۲۔ آپ نے لکھا ہے۔ "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے۔" (اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء)

بتایئے آپ سے آخری فیصلہ والے اشتہار میں کس امر کی منظوری یا عدم منظوری کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جس کے متعلق آپ نے لکھا۔ "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں"

۳۔ آپ نے اسی پرچہ میں لکھا ہے۔ "مرزائیو تمہارا گرو اور تم کہا کرتے ہو۔ کہ مرزا صاحب منہاج نبوت پر آئے ہیں۔ کسی نبی نے بھی اس طرح اپنے مخالفوں کو اس طریق سے فیصلہ کرنے کی طرف بلایا ہے"۔ بتائیں وہ کونسا طریق فیصلہ تھا۔ جس کی طرف آپ کو آخری فیصلہ والے اشتہار میں بلایا گیا تھا۔ اور جسے آپ نے منہاج نبوت کے خلاف قرار دیا۔

۴۔ آپ اپنے ایک اشتہار میں جو ۳۱ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے پانچ دن بعد شائع کیا لکھا:- "آج تک مرزا صاحب نے کسی مخالف سے ایسا کھلا مباہلہ نہیں کیا تھا۔ بلکہ ہمیشہ گول مول رکھا کرتے تھے۔"

(اشتہار مرزا صاحب قادیانی کا انتقال اور اس کا نتیجہ) نیز لکھا۔ کہ "کرشن قادیانی نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کیا تھا۔"

فرمایئے! جبکہ اشتہار آخری فیصلہ۔ اشتہار مباہلہ نہیں تھا تو آپ نے اپنی متعدد تحریروں میں اسے مباہلہ کیوں قرار دیا؟ المرء یؤخذ باقرارہ۔

مولوی صاحب! ایک دن آنے والا ہے جب یہ تحریریں سامنے رکھ کر پوچھا جائے گا۔ کہ دیکھو ان میں مباہلہ کا لفظ ہے یا نہیں؟ اور کیا تم نے خود نہیں لکھا تھا۔ کہ دشمنوں کے ساتھ آخری فیصلہ مباہلہ ہوا کرتا ہے۔ اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا۔ آج اپنی تحریریں تم آپ پڑھ لو۔ اور دیکھ لو۔ کہ تم اقراری مجرم اور جھوٹے ہو۔ یا نہیں؟

خاکسار جلال الدین شمس

معجزہ اور نشان

چند دن ہوئے ایک اشتہار بعنوان "قادیانیوں کے زہریلے عقائد" امرتسر میں خاکسار کی نظر سے گذرا جس میں احمدیت پر دیگر لغو اور بیہودہ اعتراضات کے علاوہ ایک یہ اعتراض کیا گیا تھا۔ کہ مرزا صاحب کا دعوےٰ تو یہ تھا۔ کہ میرے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور فضیلت دنیا پر ظاہر ہوگی۔ مگر خود ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے مقابل پر تین ہزار کے قریب معجزات بتائے ہیں۔ جیسا کہ اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ "ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تین ہزار معجزات ظہور میں آئے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۰) اور اپنے متعلق لکھا ہے "اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشانات ظاہر کئے۔ جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲) مگر یہ اعتراض محض نادانی اور جہالت کی رو میں بہتے ہوئے کیا گیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقریباً اپنی ہر کتاب میں اس امر کو بصراحت بیان کیا۔ کہ میں نے جو مقام پایا ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور غلامی سے پایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ "میں نے جو کچھ پایا ہے اس کی پیروی سے پایا ہے اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں۔ کہ کوئی انسان بجز پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۱) پھر فرماتے ہیں۔ "واللہ یعلم انی عاشق الاسلام وفداء خیر الانام وغلام احمد المصطفٰی (التبلیغ صفحہ ۲۹۳) پس غلام کے پاس جو کچھ بھی ہو۔ وہ آقا کا ہی ہوتا ہے۔ اس لئے جو نشانات آپ کے ذریعہ ظاہر ہوئے۔ گویا وہ آپ کے آقا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی ظاہر ہوئے۔ پس ان نشانات کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی فضیلت کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ آپ کی شان کو اعلیٰ قرار دیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی معجزات کے بارے میں فضیلت کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ "سچ تو یہ ہے۔ کہ اس نے اپنے معجزات کا دعوے ثابت کرنے کے لئے اس قدر دریا رواں کر دیا ہے۔ کہ باستثناء ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے" ان الفاظ سے بصراحت معلوم ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ لکھنا۔ کہ میرے لئے تین لاکھ نشانات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے لئے تین ہزار کے قریب معجزات ظہور میں آئے۔ وہ مطلب نہیں رکھتا۔ جو مخالف بیان کرتے ہیں۔ بلکہ اس سے

تاریخ اسلام

تغیرات مصر اور فتح افریقہ

تجدید حرم و توسیع مسجد

سنہ ۲۶ ہجری میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علامات حرم کی تجدید فرمائی۔ یعنی جو حدود شکستہ ہو گئی تھیں۔ انہیں از سر نو تعمیر کرایا۔ علاوہ ازیں جن لوگوں کے مکانات مسجد کے متصل تھے ان سے خرید کر مسجد میں ملا دئے اور اس طرح توسیع مسجد حرم عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر بعض مالکان مکان نے اگرچہ بخوشی بیع کی۔ اور عقد بیع مکمل ہو گیا مگر جب انہیں معلوم ہوا۔ کہ ان مکانوں کا مسجد کی توسیع کے لئے خریدا جانا بہر حال ضروری ہو گا۔ تو زیادہ قیمت ملنے کی امید پر بیع سے انکار کر دیا۔ چونکہ عقد بیع ہو چکا تھا۔ اس لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے انکار کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور تنبیہاً ایسے لوگوں کو قید کرا دیا۔ جنہیں جلدی ہی پشیمانی کا اظہار کرنے پر رہا کر دیا۔

تغیرات مصر

عبد اللہ بن سعد جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی تھے۔ عہد نبوی میں مرتد ہو کر فتح مکہ کے موقع پر دوبارہ مسلمان ہوئے تھے۔ انہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سنہ ۲۶ء میں عامل مصر اور افسر خزانہ بنا کر بھیجا۔ اور حضرت عمرو بن العاص کو افواج کا حکمران اعلیٰ مقرر کیا۔ ان فوجی و ملکی افسروں میں ناچاقی پیدا ہو گئی۔ جس کے نتیجہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص کو معزول کر کے عبد اللہ بن سعد کو مصر و اسکندریہ میں کامل اختیارات دیدئے۔ مگر اہل مصر کو عبد اللہ بن سعد کے اختیارات کی توسیع پسند نہ آئی اور وہ اپنے عامل کے خلاف بغاوت پر آمادہ ہو گئے۔ قسطنطین نے اہل مصر کا جب یہ حال سنا۔ اور اسے یہ بھی معلوم ہوا کہ عمرو بن العاص معزول ہو چکے ہیں۔ تو اس نے ایک تجربہ کار سپہ سالار کو زبردست فوج کے ساتھ کشتیوں کے ذریعہ اسکندریہ کی طرف روانہ کیا۔ اسکندریہ میں جو رومی رہتے تھے وہ بھی اس فوج کے ساتھ مل گئے۔ اور اس طرح معمولی لڑائی کے بعد اسکندریہ پھر رومی فوج کے قبضہ میں آگیا۔

اسکندریہ کی سہ بارہ فتح

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جب یہ خبر پہنچی۔ تو آپ نے حضرت عمرو بن العاص کو پھر مصر کا گورنر مقرر کر کے بھیج دیا۔ انہوں نے آتے ہی رومی فوج کا اس طرح مقابلہ کیا کہ اسے اسکندریہ چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ حضرت عمرو بن العاص نے اسکندریہ کو اب تیسری مرتبہ فتح کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ وہ تمام شہر کو ویران کر دیں گے۔ مگر فتح کے بعد آپ نے لشکر کو قتل و غارت سے قطعاً روک دیا۔ اور جس جگہ لشکر کو قتل و غارت کی ممانعت کا حکم دیا اس جگہ ایک مسجد تعمیر کرا دی جس کا نام مسجد رحمت رکھا گیا۔ جب ملکی انتظامات پایہ تکمیل کو پہنچ گئے۔ اور شورش کے کوئی آثار باقی نہ رہے۔ تو عنان حکومت پھر عبد اللہ بن سعد کے سپرد کر دی گئی۔ اس کے بعد وہ اپنی خدمات کو زیادہ نمایاں اور کامیاب کرنے کی فکر میں رہنے لگے

فتح افریقہ

انہوں نے خاص مصلحتوں کے ماتحت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے شمالی افریقہ پر فوج کشی کی اجازت طلب کی۔ اور اجازت ملنے پر دس ہزار فوج کے ساتھ علاقہ برقہ کے سرحدی رئیسوں کو مغلوب کر لیا۔ ان رئیسوں کو حضرت عمرو بن العاص بھی اپنے زمانہ حکومت میں ادائیگی جزیہ کا پابند بنا چکے تھے مگر بعد میں وہ سرکش ہو گئے۔ عبد اللہ بن سعد جب ملک کے درمیانی حصوں اور طرابلس کی طرف بڑھنے لگے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ سے ایک فوج جس میں حضرت عبد اللہ بن عمر حضرت عبد اللہ بن عباس۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر۔ حضرت عمرو بن العاص حضرت حسن بن علی۔ حضرت حسین بن علی اور حضرت ابن جعفر وغیرہ شامل تھے۔ مرتب کر کے روانہ کی۔ یہ فوج مصر سے ہوتی ہوئی برقہ پہنچی۔ اور اسلامی فوج کے ساتھ مل گئی۔ اس وقت رومیوں نے مقابلہ کیا مگر جلد ہی شکست کھا کر بھاگ نکلے۔ اور مسلمانوں کا طرابلس پر مکمل قبضہ ہو گیا۔ اس کے بعد لشکر اسلام افریقہ کی طرف بڑھا۔ وہاں کا بادشاہ جرجیر نامی قیصر کا ماتحت اور خراج گذار تھا۔ اسے جب یہ خبر پہنچی کہ اسلامی لشکر فتح افریقہ کے لئے آیا ہے تو اس نے ایک لاکھ بیس ہزار سپاہیوں پر مشتمل ایک لشکر جرار اکٹھا کیا اور آگے بڑھ کر مسلمانوں کا مقابلہ کیا۔ لڑائی بڑے زور شور سے شروع ہوئی اور کئی دن متواتر ہوتی رہی۔ مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ دستور تھا کہ صبح سے دوپہر تک دونوں جانب سے لڑائی ہوتی رہتی۔ ظہر کے وقت دونوں فریق لڑائی موقوف کر دیتے اور رات بھر آرام کرتے۔ دوسرے دن پھر صبح سے دوپہر تک لڑائی ہوتی رہتی۔ اسی طرح چالیس دن لڑتے لڑتے گذر گئے۔ بعد مسافت کی وجہ سے چونکہ مدینہ میں اسلامی لشکر کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہ ہوتی تھی۔ اس لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد الرحمٰن بن زبیر کو ایک اور دستہ فوج کے ساتھ افریقہ روانہ کیا۔ وہ اس وقت پہنچے جب فریقین میں جنگ ہو رہی تھی۔ مسلمانوں نے جونہی اپنی تازہ دم فوج کو آتے دیکھا۔ جوش مسرت میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ اور دشمن پر اس کا خاص اثر ہوا۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر کی تجویز

اگلے روز پھر لڑائی شروع ہوئی۔ اور خوب مقابلہ ہوا۔ مگر فتح و شکست کا کوئی فیصلہ نہ ہوا۔ جب رات ہوئی۔ تو ایک مجلس شوریٰ منعقد کی گئی۔ عبد اللہ بن زبیر نے کہا۔ میرے نزدیک فوج کے دو حصے کر دینے چاہئیں۔ ایک حصہ جس میں آزمودہ کار اور بہادر سپاہی ہوں۔ لڑائی میں شامل ہو اور دوسرا حصہ اپنے خیموں میں ٹھہرا رہے۔ دوپہر کے وقت جب رومی تھک کر جانے لگیں۔ تو اس وقت فوج کا باقی نصف حصہ شمشیر بکف ہو کر رومیوں پر ٹوٹ پڑے۔ اس طرح ممکن ہے لڑائی کا جلد فیصلہ ہو جائے۔ سب نے اس رائے کو پسند کیا اور اسی کے مطابق دوسرے دن کارروائی کی گئی۔ نصف فوج تو صبح سے مصروف جنگ ہو گئی اور باقی نصف عبد اللہ بن زبیر کی ماتحتی میں خیموں میں موقع کی منتظر رہی۔ بعد دوپہر یہ اسلامی لشکر رومیوں پر ٹوٹ پڑا۔ رومی اس حملہ کی تاب نہ لا سکے اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ جرجیر جب حضرت عبد اللہ بن زبیر کے مقابلہ پر آیا۔ تو انہوں اسے تلوار کے ایک ہی وار سے ختم کر دیا۔ اور اس کے قتل کے ساتھ ہی لڑائی کا خاتمہ ہو گیا۔

حرب العبادلہ

اس کے بعد مسلمانوں نے افریقہ کے دار الصدر شہر سبیطلہ کا محاصرہ کیا۔ اور چند روز کے بعد اسے فتح کر لیا۔ اس لڑائی کو حرب العبادلہ کہتے ہیں۔ کیونکہ اس فوج کے حصوں پر جو محاسب متعین تھے ان سب کا نام عبد اللہ تھا۔ فتح سبیطلہ کے بعد عسکر اسلامی گرد و نواح کے ممالک میں متفرق ہو گیا۔ اور فتوحات کرتے ہوئے تفصہ کی سرحد تک پہنچ گیا۔ پھر ایک لشکر نے قلعہ جم کا محاصرہ کیا۔ یہ قلعہ نہایت مستحکم تھا اور اہل افریقہ نے سامان حرب اس میں خوب جمع کر رکھا تھا۔ محاصرہ کے نتیجہ میں اہل قلعہ طالب امان ہوئے۔ اور اسلامی طاقت کے آگے اپنے آپ کو مغلوب دیکھ کر دس لاکھ پانچ سو دینار جزیہ دے کر صلح کر لی

حضرت عبد اللہ کی واپسی

حضرت عبد اللہ بن زبیر فتح افریقہ کی بشارت اور مال غنیمت کا خمس لے کر مدینہ منورہ آئے اور حضرت عثمان کی خدمت میں تمام اموال پیش کئے۔ آپ بہت خوش ہوئے اور ایک عام جلسہ کیا گیا۔ جس میں حضرت عبد اللہ بن زبیر نے جنگ افریقہ کے حالات سنائے۔ حضرت زبیر اپنے لائق فرزند کی جرات و بسالت اور خوبی تقریر سے متاثر ہو کر اٹھے اور ان کی پیشانی کو چوم کر کہا ذریۃ بعضہا من بعض۔ واللہ سمیع علیم۔ حضرت عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح ملک افریقہ کی فتح کے بعد وہاں ایک برس تین ماہ مقیم رہے۔ بعد ازاں مصر واپس آگئے۔ افریقہ والوں نے جرجیر کے

احمدیہ مشن لنڈن کے ایک یورپین نو مسلم مبلغ کی کارگزاری

لنڈن مشن کی سالانہ رپورٹ چند ماہ ہوئے الفضل میں درج ہو چکی ہے۔ اس میں جناب درد صاحب نے تحریر فرمایا تھا۔ کہ کام کو سہولت کے ساتھ چلانے کے لئے انہوں نے بعض سکرٹری مقرر کئے ہیں۔ ہمارے پُرجوش اور مخلص نو مسلم دوست مسٹر مبارک احمد صاحب فیولنگ کو مسجد سے باہر تبلیغی لیکچروں کا انتظام کرنے کا کام سپرد کیا گیا تھا۔ آپ نے جون ۱۹۳۴ء کے کام کی جو رپورٹ دی ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ ہمارے یہ نو مسلم بھائی بڑی سرگرمی سے دینی تعلیم میں ترقی کر رہے۔ اور اشاعت اسلام میں حصہ لے رہے ہیں۔ اردو لکھنا پڑھنا بھی سیکھ رہے ہیں۔ امید ہے۔ کہ تھوڑے عرصہ تک اپنی رپورٹیں اردو میں لکھ سکیں گے (ایڈیٹر)

جب سے یہ کام میرے سپرد کیا گیا ہے۔ میں نے مولانا درد صاحب کی سکیم میں سے صرف چند ایک باتوں پر عمل کیا ہے قریباً اڑھائی سو مختلف باڈیز کو ایک سرکلر چٹھی بھیجی گئی۔ جس میں ان لیکچروں کے مضمونوں کی ایک فہرست دی گئی۔ جو لنڈن کے کسی حصہ میں کسی قسم کا معاوضہ لئے بغیر دیئے جا سکتے ہیں۔ ان کی طرف سے جو جوابات موصول ہوئے۔ وہ بہت حوصلہ افزا ہیں۔ اور ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس قسم کے کام کے لئے اگر اسے صحیح طریق پر کیا جائے۔ تو بہت گنجائش ہے۔ کئی سوسائٹیاں اپنے سال کے لیکچروں کا پروگرام تیار کر چکی ہیں۔ انہوں نے موسم خزاں میں اپنے ہاں لیکچر دلوانے کا وعدہ کیا۔ بعض نے لیکچر دینے کی دعوت دی۔ اس پر لیکچرار بھیجے گئے۔ اور بعض کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔

کام کی ابتدا بہت حوصلہ افزا ہے۔ اور اگر دیگر تجاویز بھی زیر عمل لائی گئیں۔ تو بلاشبہ لیکچروں کی دعوتوں کی تعداد تسلی بخش ہو جائے گی۔ سفر اور لیکچرار کے مہیا کرنے اور موزوں تاریخوں کے تعین میں بعض دقتیں بھی ضرور ہیں۔ جو رفتہ رفتہ دور ہو جائیں گی

مولانا درد صاحب نے گذشتہ دو ماہ میں دس لیکچر دیئے۔ گویا اوسط ایک لیکچر فی ہفتہ ہے۔ ان کے علاوہ میر عبدالسلام صاحب بی۔ اے کو جب بھی کہا گیا۔ وہ فوراً گئے۔ اور اعلےٰ درجہ کا لیکچر دے کر آئے ہر لیکچر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ذکر کرنیکا موقعہ مل جاتا ہے۔ ہر لیکچر کے بعد صدر نے شکریہ ادا کیا اور خاص طور پر دلچسپی لینے والے اصحاب کے ایڈریس لئے گئے۔

یہ کام ابھی ابتدائی حالت میں ہے۔ سرکلر چٹھی میں مزید اصلاح کی جائے گی۔ اور لنڈن میں اس کی زیادہ اشاعت کی جائے گی۔ اس کے علاوہ دیگر تجاویز پر بھی عمل کیا جائے گا۔ اگرچہ بعض تجاویز محض تجربتاً ہیں۔ لیکن مجھے یقین ہے۔ کہ یہ سکیم کامیاب ہو گی۔ اور تبلیغ کے لئے ایک نیا رستہ کھولدے گی۔

احمدیہ مشن لنڈن کے شعبۂ تبلیغ کی رپورٹ

عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی فضیلت

جیسا کہ احباب کو ہماری سالانہ رپورٹ سے معلوم ہو چکا ہو گا۔ جناب درد صاحب نے کام کو عمدہ طریق سے چلانے کے لئے مختلف شعبے مقرر کئے ہیں۔ اس لئے مشن کی رپورٹ جو سارے کام کو ظاہر کرنے والی ہو۔ ان صیغوں کے مطابق آیا کرے گی۔ خاکسار ماہوار اپنی مختصر تبلیغی رپورٹ گذشتہ کی طرح انشاء اللہ پیش کرتا رہے گا۔

ہائیڈ پارک میں تقریریں

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے ۷ تقریریں ہائیڈ پارک میں پبلک جلسہ کر کے کیں۔ گو پارک میں لوگ تحقیق حق کی غرض سے عام طور پر جمع نہیں ہوتے۔ تاہم بہت سے لوگوں کو پیغام حق پہنچانے کا یہ اچھا موقعہ ہے۔ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی وہاں جلسے کرتے اور تقریریں کرتے ہیں۔ بلکہ بعض تو نہایت باقاعدگی سے ہفتہ میں کئی کئی دن کرتے ہیں۔ وہ سوالات جو لوگ ہم سے پوچھتے ہیں۔ ان میں عام طور پر کثرت ازدواج۔ عورت کی حیثیت اور اسلام کی اشاعت کے لئے تلوار کے استعمال پر گفتگو ہوتی ہے۔ وہاں اگرچہ ایک خاص موضوع پر تقریر کرنا مشکل ہے۔ تاہم بائیبل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اسلام کی صداقت۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تمام جہان کے لئے نبی ہونا۔ اسلامی توحید۔ اسلام میں عورت کی حیثیت اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔ حضرت مسیح کی آمد ثانی کی حقیقت وغیرہ وغیرہ موضوعات پر تقریریں کی گئیں۔ اور لوگوں کے سوالات کے جواب بھی دیئے گئے۔ اس عرصہ میں جناب میر عبدالسلام صاحب بی۔ اے۔ بھی خاص طور پر دلچسپی لیتے رہے اور قریباً ہر جلسہ میں خاکسار کے ساتھ شامل ہو کر مختلف مضامین پر انہوں نے تقریریں کیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔

اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ

۱۰ ؍جولائی Bexleyheath جو لنڈن سے باہر ایک شہر ہے کی روٹری کلب میں خاکسار تقریر کے لئے گیا۔ تمام ممبروں کے علاوہ بعض اشخاص دوسری کلبوں کے بھی تھے۔ خاکسار نے اپنے عقائد مختصر الفاظ میں بیان کئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ ثابت کیا۔ کہ آپ تمام اقوام کیلئے ہادی ہیں۔ اور قرآن مجید کی خوبیاں بیان کیں۔ اسلام پر جو بڑے بڑے اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان کے جواب دیئے۔ آخر میں اعلان کیا۔ کہ اگر کوئی سوال کیا جائے۔ تو اس کا خوشی سے جواب دیا جائے گا۔ اس پر ایک شخص نے کہا۔ کہ عورت کو اسلام میں کوئی درجہ نہیں دیا جاتا۔ خاکسار نے قرآن مجید کی آیات پڑھ کر سنائیں۔ کہ عورتیں تمام دینی معاملات میں مردوں کے برابر ہیں۔ پھر عیسائی مصنفوں کے حوالہ جات پڑھ کر سنائے۔ کہ یہ خیال غلط ہے۔ اسلام میں عورت کی کوئی حیثیت نہیں۔ اور ساتھ ہی ثابت کیا۔ کہ تمام مذاہب میں صرف اسلام ہی ہے۔ جس نے عورت کے صحیح درجہ کو قائم کر کے اس کے حقوق پر زور دیا ہے۔ وراثت وغیرہ کے مسائل بھی بیان کئے۔ ایک شخص نے شکریہ کے ووٹ کی تائید کرتے ہوئے عیسائیت کی تعریف شروع کر دی۔ اور کہا۔ کہ ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ عیسائیت پر ہی قائم رہیں۔ کیونکہ یسوع مسیح نے کبھی تلوار نہیں اٹھائی۔ اور وہ خدا کا بیٹا تھا۔ اس پر خاکسار پریذیڈنٹ سے اجازت لے کر پھر جواب دینے کے لئے کھڑا ہوا اور ذرا تفصیل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے درجہ کو بیان کیا۔ اور بتایا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے تلوار نہ اٹھانے میں وہ خوبی نہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فاتح ہو کر دشمنوں کو معاف کرنے میں ہے۔ فتح مکہ کے متعلق عیسائیوں کے حوالجات پڑھ کر سنائے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجود قریش کے مظالم کی یاد تازہ ہونے کے

ان کو معاف کر دیا۔ اسی طرح یہ بھی بیان کیا کہ اسلام کے بانی کو اللہ تعالیٰ نے تمام حالات سے گذارا۔ تاکہ آپ سارے جہان کے لئے نمونہ ہوں۔ اور آپ کی ہی تعلیم تمام حالات میں قابل عمل ہے۔ جنگ یورپ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت عیسائی اقوام نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور نمونہ کے مطابق تلوار اٹھائی۔ ورنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق تو سب کچھ حملہ آوروں کو دے دیتے۔ حاضرین نے حیرت سے یہ باتیں سنیں اور خوشی کے ریمارکس کئے۔ حضرت مسیح کے خدا کا بیٹا ہونے کے متعلق بھی بائبل سے حوالہ جات دئے اور ثابت کیا۔ کہ خود مسیح علیہ السلام کے قول کے مطابق دوسرے انبیاء بھی خدا کے بیٹے بلکہ خدا تھے۔ غرضیکہ اس حصہ تقریر میں موقعہ کے پیدا ہو جانے کی وجہ سے خاکسار نے اسلام اور عیسائیت کا نمایاں طور پر مقابلہ کیا۔ اور سننے والوں پر اچھا اثر ہوا۔

متفرق امور

اس عرصہ میں دس اشخاص کو جو احمدیہ مسجد میں آئے تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ اسلام اور عیسائیت میں فرق بتایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت از روئے انجیل سمجھائی عورت کی حیثیت اسلام میں جو ہے وہ اچھی طرح بتائی۔ کثرت ازدواج کے متعلق بھی سوالات کئے۔ خاکسار نے ان کو بدلائل سمجھایا۔ کہ بعض حالات میں ایک سے زیادہ شادی ضروری ہے اس کے لئے مثالیں دیں۔ اس عرصہ میں ایک مسلمان قیدی سے جیل میں جا کر ملاقات کی اور اس کو اسلامی تعلیم کی روشنی میں بعض نصائح کیں۔

اتوار کے دن نو مسلموں خصوصاً بچوں کو نماز کا سبق پڑھایا جاتا ہے۔ اور جو دوست ہفتہ کے دوران میں پڑھنے کے خواہشمند ہوئے۔ ان کو بھی پڑھایا گیا۔

خاکسار۔ محمد یار عارف ۲۶ جولائی ۳۴ء

ڈاکٹر کی ضرورت

نور ہسپتال کے لئے ایک ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم سب اسسٹنٹ سرجن ہو۔ تنخواہ ۵۰ روپیہ ماہوار ہو گی۔ خواہشمند اپنی درخواستیں ۲۵ ستمبر تک معہ نقول سرٹیفکیٹ بھجوا دیں۔ فیصلہ ۲۸ ستمبر کو کر دیا جائیگا۔ اور یکم اکتوبر کو تقرری ہو گی۔

(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

ضرورت ملازمت

میں جے وی ٹرینڈ ہوں مگر بیکار ہوں۔ کوئی دوست اگر ملازمت کا انتظام کر دیں تو بہت ممنون ہوں گا۔

(خاکسار۔ عطا محمد احمدی ساکن خضر آباد ضلع انبالہ)

تشخیص بجٹ کے متعلق ضروری اعلان

محترم برادران حلقہ سیالکوٹ و جموں و امرتسر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

تعجب سے مجھے یہ اعلان کرنا پڑا ہے۔ کہ باوجود گذشتہ سال تجربہ ہو جانے کے امسال تشخیص کنندوں نے بہت سستی دکھائی ہے۔ حالانکہ میں نے اخبار میں اعلان کرنے کے بعد جوابی کارڈوں کے ذریعہ بھی توجہ دلائی تھی۔ کہ وقت تنگ ہے جس قدر جلد ہو سکے بجٹ تشخیص کر کے ارسال فرمائیں۔ بعض احباب نے توجہ فرمائی۔ جن کے بجٹ مکمل ہو کر مجھے پہنچ چکے ہیں اور چند احباب نے اس وقت تک بجٹ تشخیص کر کے ارسال نہیں فرمائے۔ جو اس وقت تک آ جانے چاہیئے تھے۔ مگر بہت انتظار کے بعد انتظام تشخیص کو ترمیم کر کے یہ اعلان کرتا ہوں اور تشخیص کنندوں کے نام خطوط ارسال کر رہا ہوں۔ کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے اپنے ذمہ کی جماعتوں کے بجٹ صحیح آمدنیاں تشخیص کر کے باشرح چندہ درج کریں۔ اور بقایا سال گذشتہ خانہ بقایا داران میں درج فرما کر بجٹ مکمل کریں۔ اگر کوئی نو مبائع ہوں تو ان کے نام بھی بجٹ فارم میں درج فرما کر چندہ تشخیص فرمائیں۔ تاکہ بجٹوں کی صحت میں کسی قسم کی کمی نہ رہے۔ جب تشخیص کنندے اپنی جماعتوں میں تشریف لیجائیں تو مقامی عہدہ داران کا فرض ہو گا کہ وہ تشخیص کنندہ کے ساتھ پورا پورا تعاون فرما کر تشخیص میں امداد دیں۔ اور بعد صحیح تشخیص کے مقامی عہدہ داران کے دستخطوں سے نقل بجٹ دے کر جلد سے جلد بجٹ ارسال فرمائیں۔ اب میں نے جن احباب کے ذمہ اس خدمت دین کو لگایا ہے۔ مجھے توقع ہے کہ اس اطلاع کے پہنچتے ہی پہلا کام یہی کریں گے۔ اور مجھے اطلاع دیں گے۔ کہ فلاں تاریخ تک انجٹ فارم بھیج دیں گے۔

ذیل میں وہ جماعتیں اور تشخیص کرنے والے احباب کے نام دیتا ہوں۔ تاکہ وہ فوراً ان جماعتوں میں تشخیص کا کام شروع کر دیں۔:-

۱ چھاؤنی چھدر
۲ کوٹلی لوہاراں
} چوہدری کریم بخش صاحب بھاگو بھٹے

۳ اور ابھاگو بھٹے
۴ کوٹلی ہرنرائن
۵ درگانوالی
} چوہدری شاہ محمد صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس سیالکوٹ

۶ ڈسکہ (۷) سمبڑیال
۸ موسے والا
} میاں عبد اللہ صاحب جنڈو ساہی

۹ گھنو کے ججہ
۱۰ مالو کے بھگت
} سید نذیر حسین صاحب گھٹیالیاں

۱۱ کمیوہ کلاس والہ
۱۲ بن باجوہ
} غلام نبی صاحب نوشہرہ

۱۳ جاگریاں مانگا
۱۴ بھاگووال
۱۵ منڈی کی بیریاں
۱۶ چونڈہ
} چوہدری محمد علی صاحب پٹواری چونڈہ

۱۷ بہلول پور (۱۸) بوبک اوالی
۱۹ مالو کے تتلے (۲۰) عیسو والی
۲۱ ناروو ال (۲۲) دھنی دیو
} چوہدری عنایت اللہ خان صاحب بہلول پور

۲۳ دہرگ (۲۴) ڈیریانوالہ
۲۵ میعاری ڈوگر
} چوہدری غلام محمد صاحب امیر جماعت پوہلہ مہاراں

ضلع امرتسر

۱ چک سکندر
۲ ٹرپئی
} عبد الحق صاحب بھوم وڈالہ

۳ بھوسے وال
۴ قادر آباد
} منشی جھنڈے خان صاحب بھوسے وال

۵ ڈیرووال
۶ بابا بکالا
} خان صاحب عبد المجید خان ڈیرووال افغاناں

حلقہ جموں

(۱) اکھنور (۲) کالابن (۳) رہتال (۴) چار کوٹ (۵) کلاشیوہ (۶) ٹاہمن کوٹ (۷) سری نگر (۸)، سلام آباد (۹) پاڑی پور (۱۰) چک ایرچ (۱۱) زینت پور سرال (۱۲) شورکت کن پورہ (۱۳) رشی نگر (۱۴) ناسنور (۱۵) بندہ پور (۱۶) لدھروں (۱۷) بھمبر (۱۸) مظفر آباد (۱۹) گلگت جرائم

ان میں سے جو جماعتیں حلقہ پونچھ میں ہیں۔ ان کی تشخیص کے لئے مبلغ علاقہ مولوی محمد حسین صاحب کو بجٹ فارم بھیجے گئے ہیں۔ وہ تشخیص کر کے بجٹ ارسال فرمائیں گے۔

علاوہ ان کے جو جماعتیں جموں کشمیر میں دور دراز ہیں۔ وہ اپنے اپنے بجٹ صحیح تشخیص کر کے جلد ارسال فرما دیں (خاکسار۔ محمد اسحٰق جائنٹ ناظر بیت المال)

ضرورت رشتہ

موضع گھنو کے ججہ براستہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ میں اقوام جوگی کے جو کہ تجارت کا کام کرتے ہیں۔ چند رشتے موجود ہیں۔ وہ اپنے ہم قوموں سے ناطہ کرنے کے خواہشمند ہیں۔ اگر علاقہ پنجاب میں کسی اور مقام پر اسی قوم کے لوگ احمدی موجود ہوں۔ تو مہربانی کر کے مولوی محمد یعقوب خان صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ گھنو کے ججہ سے خط و کتابت کریں۔

(ناظر امور عامہ)

[illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ایک معمر شخص کا خواب

حضرت مسیح موعودؑ سے ملاقات

ملک شاہ عالم خان ساکن بستی بلوچاں۔ ضلع شیخوپورہ جو ۱۸۴۵ء کے قریب پیدا ہوئے۔ بڑے ہو کر گو اونٹوں کا کام کرتے رہے۔ مگر اپنی خداداد لیاقت سے شیخوپورہ کی پبلک میں ان کی کافی عزت تھی۔ پنچائت میں عام لوگوں کے جھگڑوں کا اس طرح فیصلہ کرتے۔ کہ تمام علاقہ میں شہرت ہو گئی۔ شیخوپورہ کی زمیندارہ پنچایت کا آپ ایک اعلیٰ رکن تھے۔ شروع میں ۱۵، ۱۶ سال شیعہ رہے۔ پھر مولوی عبداللہ صاحب اہلحدیث مصنف کتاب یوسف زلیخا کے وعظوں سے متاثر ہو کر فرقہ اہلحدیث میں شامل ہو گئے۔ ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۲ء میں ایک شخص سید حسین شاہ نامی نے آپ سے کہا کہ ایک شخص مرزا غلام احمد نے قادیان میں مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعوے کیا ہے۔ چلو حال دریافت کریں۔ کچھ اونٹوں کا مال لے کر منڈی امرتسر میں آئے۔ وہاں سے مال فروخت کر کے دونوں قادیان پہنچے۔ دو تین دن کے بعد مسجد مبارک میں ملک شاہ عالم خان اور سید حسین شاہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کی۔ اور پوچھا کہ کیا آپ کا دعوے منجانب اللہ ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ ہاں۔ پھر کہا ہماری بیعت لی جائے۔ سید حسین شاہ نے تو بیعت کر لی۔ لیکن جب ملک شاہ عالم خاں نے اپنا ہاتھ بیعت کے واسطے بڑھایا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ پہلے اچھی طرح سمجھ لو۔ شائد مولوی لوگ بعد میں تمہیں شک میں ڈال دیں۔ پاس ہی حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ ان کی بیعت قبول فرمالیں۔ تاکہ خدا کے مامور کے دروازے سے کوئی حاجت مند خالی نہ جائے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت لے لی۔ یہ واقعہ ۱۹۰۲ء کا ہے

عقائد میں کمزوری

ملک شاہ عالم خاں ان پڑھ تھے۔ اور شیخوپورہ میں ان دنوں کوئی احمدی نہ تھا۔ اس واسطے احمدیت پر قائم نہ رہے۔ ملک محمد خان صاحب نے شیخوپورہ میں ۱۹۱۲ء میں رہائش اختیار کی۔ تو ان کی صحبت سے پھر وہ احمدی عقائد پر قائم ہو گئے۔ بعد ازاں میں نے نومبر ۱۹۳۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ تو میں ملک شاہ عالم خاں کے پاس اکثر جایا کرتا۔ ایک دن میں صبح کی نماز پڑھ کر ملک صاحب کے پاس گیا۔ تو انہوں نے اپنا یہ رویا سنایا۔

صداقت احمدیت کے متعلق ایک رویاء

میں نے دیکھا۔ کہ ایک میدان ہے۔ جہاں ہزاروں کی تعداد میں لوگ کاشتکاری کر رہے ہیں۔ کوئی زمین میں ہل چلا رہا ہے۔ کوئی سوہاگہ پھیر رہا ہے۔ کوئی پودے لگا رہا ہے۔ کوئی اونچی زمین کو ہموار کر رہا ہے۔ اور سب لوگ پھلدار پودے لگا رہے ہیں۔ مثلاً آم اور سنگترے وغیرہ۔ کوئی پودہ دو فٹ اونچا ہے۔ اور کوئی تین فٹ۔ اسی طرح ہر آدمی اپنے اپنے کام میں مشغول ہے۔ مگر زمین میں کوئی نہر نہیں۔ نہ کوئی چاہ ہے زمین کی نمی سے ہی پودے نشو ونما پا رہے ہیں۔ درمیان میں ایک آدمی ۴۰، ۵۰ سال کی عمر کا ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔ سفید رنگ کی پگڑی سر پر بندھی ہے۔ سفید رنگ کا ہی پاجامہ ہے۔ سیاہ رنگ کا کوٹ ہے۔ اور داڑھی سیاہ رنگ کی اور لمبی ہے۔ رنگ گورا ہے۔ وہ سب لوگوں کو حکم دے رہا ہے کہ اس اس طرح کرو۔ میں کرسی کے قریب گیا۔ اور عرض کیا۔ کہ میرے پاس بیل ہل جوتنے کے ہیں۔ آپ مجھے بھی زمین دیں تاکہ میں بھی کچھ بولوں۔ کرسی نشین نے حکم دیا۔ کہ تم بھی بولو۔ مگر سردے کاشت کرنا۔ میں نے ہل چلا کر زمین میں سردے کاشت کئے۔ اور بہت جلد پودے بڑھ گئے۔ میرا کھیت سردوں کا تیار ہو گیا۔ تمام کھیت میں بڑے بڑے سردے پڑے ہوئے تھے میرے پاس میری برادری کے چند مردہ اور چند زندہ آئے۔ کہ ہمیں بھی اس کھیت سے حصہ دو۔ میں نے کہا حصہ کیسا۔ ہاں کھانے کے واسطے چند دانے لے جاؤ۔ مگر انہوں نے مجھ پر حملہ کر دیا۔ اور کہا۔ کہ ہم تو حصہ ہی لیں گے۔ میں نے چیخ و پکار کی اس پر کرسی والے شخص نے چند آدمی میری طرف دوڑائے۔ جنہوں نے سب کو مار کر بھگا دیا۔ میں نے عرض کیا حضور اب سردوں کو میں کیا کروں۔ کرسی نشین نے کہا۔ تمہارا مال ہے۔ کھاؤ اور جسکو چاہو۔ دو۔ میں نے تمام کھیت سے سردے توڑ کر ایک بڑا ڈھیر لگا دیا۔ پھر میں نے عرض کیا۔ اگر آپ اجازت دیں۔ تو میرا ایک فقیر مسمی اللہ دوھایا دوست ہے۔ اسے دوں۔ انہوں نے کہا۔ ہاں دے دو۔ جب میں ایک سردہ لیکر فقیر کے پاس گیا۔ تو وہ چارپائی پر بیٹھا تھا۔ اور بیمار تھا۔ اس کے مونہہ میں ایک سوراخ تھا۔ جب پانی پیتا۔ تو اس سوراخ سے باہر بہ جاتا۔ میں اس کے پاس بیٹھ گیا۔ (اس فقیر کا میں معتقد تھا۔ اور وہ وحدت الوجودی تھا) میں سردہ سے ایک پھانک چاقو سے کاٹ کر اسے دینے لگا تو مجھے کرسی والے شخص نے آواز دی۔ اس فقیر کو سردے کی پھانک دینے سے پیشتر دریافت کرو۔ کہ خدا ہے یا نہیں۔ میں نے فقیر سے دریافت کیا۔ تو اس نے کہا۔ کوئی خدا نہیں۔ خدا میں ہی ہوں۔ اس پر کرسی والے شخص نے آواز دی۔ خبردار اس کو مت سردے کی پھانک دینا۔ میں نے پھانک نہ دی۔ اور واپس آگیا۔ پھر میں نے کرسی والے سے کہا میں پھانک کو کیا کروں اس نے جواب دیا۔ کہ تم خود کھالو۔ میں نے کھالی۔ پھر کرسی والے نے ایک بکری مجھے دی۔ کہ اس کو ساتھ لے جاؤ۔ بہت سی سربمہر بوتلیں بھی اس کے پاس تھیں۔ ان میں سے ایک بوتل جو بند کی ہوئی تھی۔ اس کا اس نے مونہہ کھولا۔ اور ایک شخص کو کہا بکری کا دودھ دوہو۔ اس نے دودھ دوہا۔ تو ایک گلاس دودھ کا بھر کر اور اس بوتل سے کچھ شہد کی مانند تین چار قطرے دودھ میں ڈالکر مجھے کرسی والے نے کہا۔ اس کو پی لو۔ میں نے پی لیا۔ پھر مجھے کہنے لگا۔ اسی طرح روز بکری کا دودھ دوھ لیا کرنا۔ اور اس بوتل سے اسی طرح دو تین قطرے دودھ میں ڈالکر پی لیا کرنا۔ بکری کی خوراک کا فکر نہ کرنا۔ وہ خود ہی چر آیا کرے گی میں بکری لے کر آگیا۔ اور میری آنکھ کھل گئی۔ یہ خواب ۱۹۲۵ء میں ملک شاہ عالم نے دیکھا۔ میں نے اسی وقت اس سے کہا۔ کہ آج فقیر سائیں اللہ دوھایا رات کو مر گیا ہے۔ اور صبح لوگوں نے اس کو دفنانا ہے۔

تعبیر رویاء

اسی دوران میں شاہ عالم خاں نے مجھے کہا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے میں ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ ان دنوں یعنی ۱۹۲۶ء میں حضور کا لیکچر بریڈلا ہال لاہور میں مقرر تھا۔ اور حضور چودہری ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی پر رونق افروز تھے۔ اس دن میں شاہ عالم خاں کو ہمراہ لے کر لاہور پہنچا۔ اور اس نے حضور سے ملاقات کی۔ اور کہا خدا کی قسم کرسی والا شخص یہی ہے جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اور صدق دل سے بیعت میں شامل ہو گیا۔ آج شاہ عالم خاں نہایت بوڑھا ہو گیا ہے۔ مگر احمدیت کا عاشق ہے۔ اس کا ایک ہی لڑکا جو احمدی تھا۔ عرصہ ڈیڑھ سال ہوا پچاس سال کی عمر میں فوت ہو گیا ہے اور دو بڑے پوتے بھی فوت ہو چکے ہیں۔ مگر اس نے نمونہ صبر و استقلال دکھایا۔ اب ایک پوتا ۱۴، ۱۵ سال کا ہے۔ جو گھر کا کام کرتا ہے۔ اور دو پوتے دو دو سال کے ہیں۔ زمین دو مربع ملکیت ہے۔ بڑھاپے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گیا ہے۔ مگر باوجود اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا ہر وقت لوگوں کے سامنے ذکر کرتا رہتا ہے چندہ ہر فصل پر باقاعدہ ادا کرتا ہے۔ اور ہر تحریک میں حصہ لیتا ہے۔ احباب اس مخلص بھائی

بعدالت جناب چوہدری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم ڈیرہ غازیخاں

گلاب ولد علی مجاور کاہیں سکنہ سخی سرور تحصیل ڈیرہ غازی خاں مدعی بنام پیرن ولد ساہجہ کاہیں سکنہ سخی سرور تحصیل ڈیرہ غازی خاں مدعاعلیہ

دعویٰ دلایانے مبلغ ۔ بابت پیداوار بند جمو والہ معہ دیم نمبر خسرہ ۱۴۴/۳۱ ۱۴۶ کھاتہ ۱۱۰۶ کھتونی ۶۵۹ ۱ بابت فصل ۱۹۳۱ لغایت ۳۲۔ ۳۳ واقع موضع سخی سرور

اشتہار

اندریں مقدمہ تعمیل کنندہ کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے۔ کہ پیرن مدعاعلیہ سمن کی خبر پاکر روپوش ہو گیا ہے۔ اور تعمیل سمن سے دانستہ گریز کر رہا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا پیرن مدعاعلیہ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بہ تقرر ۲۸/۹/۳۴ حاضر عدالت آکر جواب دہی مقدمہ کرے ورنہ اس کے برخلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۶/۹/۳۴

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

وصیتیں

نمبر ۱۵۲۱ منکہ راج بی بی بنت غلام محمد قوم پٹھان عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت مئی ۱۹۲۱ء ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۸/۳/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت ایک سو پچاس روپیہ ہے۔ میں نے اس رقم سے ایک مکان گروی لیا ہے میں بقائمی ہوش و حواس وعدہ کرتی ہوں۔ کہ میں مسمات راج بی بی بنت غلام محمد اس جائداد مذکور کا دسواں حصہ یعنی چودہ روپے بقید حیات تین ششماہوں میں ادا کرنے کا وعدہ کرتی ہوں۔ باقی اپنی آمد کا جو کہ میں مہینہ میں کماؤں گی۔ اس کا بھی دسواں حصہ ماہ بماہ ادا کرنے کا وعدہ کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی وعدہ کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ پانے کی انجمن احمدیہ صدر حق دار ہوگی۔ ۲۸/۹/۳۴

العبد، راج بی بی بنت غلام محمد قوم پٹھان سکنہ شہر سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ غلام حسن ولد نتھو قوم آرائیں محلہ اراضی یعقوب سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ فضل احمد ولد نواب خاں قوم جٹ سکنہ تلونڈی عنایت خان تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ حال وارد سیالکوٹ

نمبر ۱۶۷۹ منکہ طبیب عبدالحمید ولد حکیم حاجی نبی بخش مرحوم قوم ماہادل پیشہ طبابت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۲۲ اگست ۱۹۳۲ء سکنہ اور تحصیل نواشہر ضلع جالندھر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۹/۵/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک مکان پختہ رہائشی خود واقعہ قصبہ اور قیمتی ایکہزار روپیہ ایک توڑا سفید واقعہ قصبہ اور دس مرلہ قیمتی ایکہزار روپیہ ایک توڑا سفید واقعہ قصبہ اور دس مرلہ قیمتی پانچصد روپیہ ہے۔ جملہ جائداد ڈیڑھ ہزار روپیہ کی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ بھی اگر میری کوئی جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان مالک ہوگی۔ اسی طرح تازیست میں اپنی آمد کا جو کہ غیر معین ہے کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی

العبد، طبیب عبدالحمید ولد حکیم حاجی نبی بخش مرحوم بقلم خود حال وارد سرپابا ملک جادا

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

حکومت پنجاب نے امرت سر سے ۱۱ستمبر کی اطلاع کے مطابق "مخالفت ملوکیت لیگ" "نوجوان بھارت سبھا" "کرتی کسان پارٹی پنجاب" اور ڈسٹرکٹ کسان سبھا امرت سر کو خلاف قانون جماعتیں قرار دیدیا ہے۔ کیونکہ ان کا رجحان اشتراکیت کی طرف تھا۔ اور دیہات میں اشتراکی پروپیگنڈا کا ان پر شبہ کیا جاتا تھا۔ پولیس نے رات کے دو بجے ان کے دفاتر نیز دو مشہور کارکنوں کے مکانات کی تلاشیاں لیں۔ جو صبح دس بجے تک جاری رہیں۔

اسمبلی کے لئے صوبہ سرحد میں ۱۵ نومبر کو پولنگ ہوگا نتھیا گلی سے ۱۱ستمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ کل چھ ہزار ووٹر ہیں جن میں ۴۳ فی صدی اقلیتوں میں سے ہیں۔ حالانکہ ان کی آبادی صوبہ میں سات فیصدی سے زیادہ نہیں۔

ٹوکیو سے ۱۰ستمبر کی خبر ہے کہ ایک قصبہ شیشوجی میں آتش زدگی کی وجہ سے چار صد مکانات جل کر راکھ ہوگئے۔ پچاس ہزار اشخاص بے گھر ہوگئے ہیں۔

پنڈت مالویہ نے ناگ پور سے ۱۱ستمبر کی اطلاع کے مطابق اپنی انتخابی مہم شروع کردی ہے۔ ڈاکٹر مونجے کے زیر صدارت آپ نے تقریر کی۔ اور لوگوں سے پُرزور اپیل کی۔ کہ صرف ان امیدواروں کو ووٹ دیں۔ جو فرقہ دار فیصلہ کے خلاف ہوں۔ آپ نے کہا فرقہ دار فیصلے کے متعلق کانگرس کا فیصلہ اس کے اس دعوٰی کے منافی ہے کہ وہ ایک قومی ادارہ ہے۔ مسٹر اینے نے بھی تقریر کی۔ جس میں کانگرس کے رویہ پر سخت نکتہ چینی کی۔

مہاراجہ کپورتھلہ نے ۱۱ستمبر کی اطلاع کے مطابق ان لوگوں کے پسماندگان کے لئے جو حادثہ سلطان پور میں مارے گئے تھے۔ معقول وظائف کی منظوری عطا کی ہے۔

چیف منسٹر کپورتھلہ کی خدمت میں ۱۱ستمبر قریباً سو معزز برہمنوں کا ایک وفد حاضر ہوا۔ اور درخواست کی۔ کہ انہیں زراعت پیشہ قرار دیا جائے۔ نیز ریاست کے نظم و نسق پر کلی اعتماد کا اظہار کیا۔

میڈرڈ (سپین) سے ۱۰ستمبر کی خبر ہے کہ قانون اراضی کے خلاف احتجاج کرنے کی غرض سے مالکان اراضی نے ہڑتال کرکے مظاہرے شروع کردیئے ہڑتالیوں اور پولیس کے درمیان تصادم ہوگیا۔ جس میں آٹھ آدمی ہلاک اور ۵۴ مجروح

ہوئے۔ تین سو گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔

لیگ اقوام کی کونسل نے جنیوا سے ۱۰ستمبر کی اطلاع کے مطابق ایک پرائیویٹ میٹنگ میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ سوویٹ روس کو کونسل میں مستقل نشست دی جائے۔ بعض ممالک نے اس تجویز کی مخالفت بھی کی تھی۔ مگر وہ رائیگاں گئی۔

نیویارک سے ۱۱ستمبر کی خبر ہے کہ امریکن جہاز مسٹر وسیل میں بجلی گرنے کی وجہ سے آگ لگ گئی۔ جس سے ۵۰ اشخاص ہلاک ہوگئے۔ ڈیڑھ سو اس وقت تک لاپتہ ہیں۔ ۵۴۲ مسافر بچائے گئے۔

جرمن گورنمنٹ نے برلن سے ۱۰ستمبر کی اطلاع کے مطابق برطانوی۔ فرانسیسی۔ اور اطالوی حکومتوں کو ایک میمورنڈم ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ جب تک جرمنی کو اسلحہ رکھنے کے لحاظ سے درجہ مساوات نہ دیا جائے گا۔ وہ معاہدہ لوکارنو میں شریک نہیں ہوگا۔

ہوم ممبر سر ہنری کریک نے شملہ میں اکابر سکھوں کے ایک وفد سے ملاقات کی۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ ملازمتوں میں سکھوں کا حصہ قطعی طور پر معین کردیا جائے۔ ہوم ممبر نے جواب میں کہا۔ کہ اقلیتوں کے لئے جو ۱/۲-۸ حصہ معین کیا گیا ہے۔ اس میں سے سکھوں کو مناسب حق مل جائیگا۔

ناگپور سے ۱۱ستمبر کی اطلاع ہے کہ سی۔ پی کونسل کی میعاد میں ۹ دسمبر ۱۹۳۴ء سے ۵ ستمبر ۱۹۳۵ء تک توسیع کردی گئی ہے۔

اقوام یورپ ایک دوسرے سے ہر وقت خائف رہتی اور اپنی حفاظت کے انتظامات مستحکم کرنے میں لگی رہتی ہیں۔ چنانچہ فرانس نے اپنی جرمنی سرحد پر خاردار تار لگانے میں ایک کروڑ چالیس لاکھ پونڈ صرف کئے ہیں۔ بلجیم نے سرحدی مدافعت کو مضبوط کرنے کے لئے دو کروڑ پونڈ منظور کئے ہیں۔ روس نے سرحد پر اس قدر تیز روشنی کا انتظام کیا ہے کہ ایک چوہا بھی نظر سے بچ کر اندر داخل نہیں ہوسکتا۔

لنڈن سے ۱۰ستمبر کی خبر ہے۔ کہ برطانی امیر البحر سر طامس جیکسن کا انتقال ہوگیا ہے۔

حکومت چین نے لندن سے ۱۰ستمبر کی اطلاع کے مطابق چاندی کی خرید فروخت ممنوع قرار دے دی ہے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت خود اس تجارت سے نفع حاصل کرنا چاہتی ہے۔

گورنر بنگال پر ۸ مئی کو گھوڑدوڑ کے میدان میں جو فائر کئے گئے تھے۔ اس کے سلسلہ میں پولیس نے سات ملزمان کا جن میں ایک لڑکی بھی تھی چالان کیا تھا۔ ۱۲ستمبر کو سپیشل ٹریبونل

نے دارجیلنگ میں اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ تین کو پھانسی لڑکی کو عمر قید اور دو کو چودہ چودہ سال قید اور ایک کو ۱۲ سال قید کی سزا دی گئی ہے۔

ناگویا (جاپان) سے ۱۱ستمبر کی اطلاع ہے کہ ایک عورت مِس کومی ناتانی نے ۳ منٹ اور ۱/۲-۲ سیکنڈ میں دو سو میٹر کا فیصلہ تیر کر طے کیا۔ اور اس طرح سابقہ ریکارڈ کو مات کردیا

گاندھی جی کے متعلق واردہا سے ۱۲ستمبر کی خبر ہے۔ کہ آپ نے لوگوں کی درخواستوں کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کانگرس کے بمبئی سیشن تک کانگرس کی لیڈری سے علیحدہ نہیں ہونگے۔

اقتصادی مشکلات کی وجہ سے سرکاری مالیہ ادا نہ کرسکنے والی جاگیروں کے نیلام کا جے پور سے ۱۲ستمبر کو اعلان کیا گیا ہے نیلام ۵ اکتوبر کو ہوگا۔

باباگوردت سنگھ (کاماگاٹا مارو والے) نے وزیر ہند پر ۱/۲-۴ لاکھ روپیہ ہرجانہ کا جو دعوٰی دائر کر رکھا تھا۔ اور جو کلکتہ ہائی کورٹ نے خارج کردیا تھا۔ اس کی پریوی کونسل میں اپیل دائر ہے۔ جس کی پیروی کے لئے آپ انگلستان جانا چاہتے تھے۔ مگر شملہ سے ۱۱ستمبر کی خبر ہے کہ حکومت نے بغیر کوئی وجہ بیان کئے۔ آپ کو پاسپورٹ دینے سے انکار کردیا ہے۔

جمہوریہ ترکیہ نے استنبول سے ۱۱ستمبر کی اطلاع کے مطابق فوجی بھرتی لازمی قرار دیدی ہے۔ اور ۴۵ سال کی عمر تک کے تمام نوجوانوں کو سپاہی بنانے کے انتظامات کر رہی ہے۔

انگورا سے ۱۰ستمبر کی خبر ہے کہ شور و غل کو روکنے کی غرض سے حکومت نے گراموفون کا بجانا ممنوع قرار دیدیا ہے جو شخص ایسا کرنا چاہے وہ مکان کے تمام دروازے اور کھڑکیاں بند کرکے بجا سکتا ہے۔ آواز لگا کر بازاروں میں سودا سلف بیچنا بھی ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ موٹروں اور ٹریم گاڑیوں کے شور کو بند کرنے کے بھی انتظامات کئے گئے ہیں۔ اور پولیس کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ ان ہدایات کی خلاف ورزی کرنے والوں کو موقع پر ہی جرمانہ کرسکتی ہے۔

ریاست جموں و کشمیر کی اسمبلی کے انتخابات جموں سے ۱۱ستمبر کی اطلاع کے مطابق ختم ہوچکے ہیں۔ اور نتائج بھی نکل آئے ہیں۔ کل ممبر ۷۵ ہونگے۔ ۳۳ منتخب شدہ اور ۴۲ نامزد ۳۳ میں سے ۲۱ مسلمان۔ ۲ سکھ اور دس ہندو ہونگے۔ نامزد ۴۲ ممبروں میں سے ۱۲ سرکاری ہونگے۔ ۱۴ مختلف جماعتوں میں سے لئے جائیں گے۔ باقی ۱۶ اسٹیٹ کونسلرز کہلائیں گے۔ اسمبلی کی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ (ایڈیٹر غلام نبی)